



ام حبيبہ

عاشقہ
الاصغر

لال عشق



از قلم ام حبیبہ

All Rights Reserved

Copyright: Umme Habiba (Author)

Published by: Safar-e-Adab

Published On: safareadab.com

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

khanumaira@safareadab.com

adab@safareadab.com

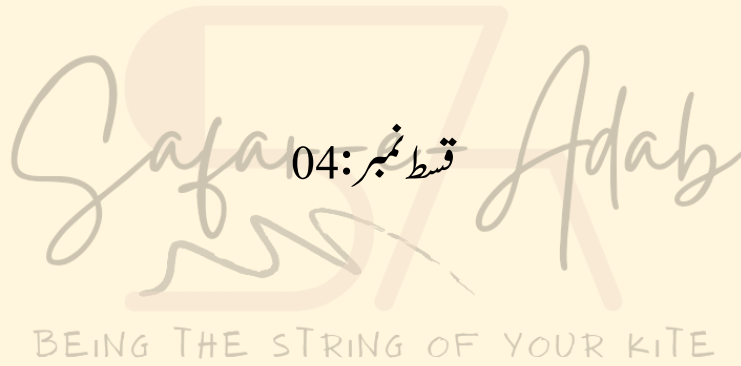
Note: We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

ضروری بات

لال عشق کے تمام جملہ حقوق لکھاری " ام حبیبہ " کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔





مجھے لگتا ہے تمہیں کسی کی نظر لگ گئی ہے۔۔۔ کرن نے مہناز کا اترامنہ دیکھتے ہوئے کہا وہ دونوں اس وقت مہناز کے اسٹوڈیو میں موجود تھی۔۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے۔۔۔ اس نے اسے بنا دیکھے کہا۔۔

کمون یا راب تم خود ہی سوچو جب سے میں آئی ہوں تم اسی ڈریس پر لگی ہوئی ہو اور میرا یہ دوسرا ڈریس ہے ماہی تم پچھلے چار گھنٹے سے اس ڈریس کو پن کرنے میں لگی ہو۔۔۔ اسے ہاتھ میں تھامی پینسل پٹختے ہوئے بیزار لہجے میں کہا۔۔
تو ڈریس بھی تو دیکھو کتنی ایکسپنسیو ہے۔۔۔ اس نے آخری پن ڈریس پر لگاتے ہوئے کہا۔۔

چھوڑو وہ سب یہ دیکھو یہ اچھا لگے گا یا پھر یہ۔۔۔ کرن نے پاس آکر اسے ہاتھوں میں رکھے پلزا اور کر سٹل اسٹون دکھاتے ہوئے کہا۔۔

یہ بہت پیارا ہے۔۔۔ وہ دائیں ہاتھ سے کر سٹل کو پر اسٹون اٹھاتے ہوئے بولی اسکے ہاتھ سے وہ اسٹون لیتے کرن نے اپنی جگہ کا رخ لیا وہی پیچھے مہناز اس پتھر کو دیکھتی ہی رہ گئی۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

کہاں کھوئی ہو۔۔۔ اسے کھویا ہوا دیکھ کر ان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

کہیں نہیں۔۔۔ کہتے ہی وہ ذرا فاصلے پر موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

ماہی کوئی پریشانی ہے کیا۔۔۔ وہ اسکی نم آنکھیں دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔۔

آپ کی یاد آرہی ہے بہت دن ہو گئے ان سے ملے ہوئے۔۔۔ اسکے لہجے میں دکھ واضح ہو رہا تھا وہ بہت شدت سے اپنی بہن کو یاد کر رہی تھی۔۔

ماہی اچانک ایسے۔۔۔ وہ ذرا حیرت میں بولی اسے مہناز کی وہ بات یاد آنے لگی جب مہناز نے اسکے سامنے قسم کھائی تھی کہ وہ کبھی نہیں روئے گی ہمیشہ مضبوط بنی رہے گی۔۔

اچانک نہیں اس اسٹون کی وجہ سے آپ کی آنکھیں بالکل ایسے ہی تھی ایسے ہی چمک تھی انکی آنکھوں میں اور اب۔۔۔ وہ کہتے کہتے رک گئی۔۔

وہ ہمیشہ سے ہنستی رہی تھی ہمیشہ انکی آنکھوں میں اس رنگ کی چمک ظاہر ہوتی تھی انہیں خوش دیکھ ہم خوش ہوتے تھے لیکن اب وہ آنکھیں بند ہو گئی ہے وہ چمک غائب ہو گئی ہے۔۔۔ اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھی جسے وہ بہنے سے روک رہی تھی۔۔

زندہ لاش بن گئی میری بہن ترس گئے ہے ہم انہیں صحیح دیکھنے کے لئے۔۔۔ اب کی بار اسکی آنکھ سے آنسو بہہ پڑا اپنے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں چھپاتے وہ رونے لگی۔۔

ماہی پلیز چپ ہو جاؤ دیکھو ایسے روو گی تو تمہارے بابا اور ماما کا کیا ہو گا تم مضبوط لڑکی ہو انہیں تمہاری ضرورت ہے پلیز رونابند کرو۔۔۔ کرن نے غم لہجے میں اسے خاموش کروایا۔

تم ایک کام کرو ہم یہ سب چھوڑتے ابھی پہلے ہاسپٹل چلتے ہیں ان سے مل لیتے ہے پھر یہ سارا کام اسٹارٹ کریں گے۔۔ اس نے اسکے آنسو صاف کرتے کہا۔۔

نہیں میں نے ڈاکٹر کو فون کیا تھا مجھے ملنا تھا آپ سے، مگر ڈاکٹر نے بتایا کچھ ایمر جینسز آئی ہیں ہاسپٹل میں اس لئے آج نہیں مل سکتے ان سے۔۔۔ وہ یکدم کھڑے ہوتے بولی اپنی آپ نارمل کرتے وہ واپس ڈمی کی جانب گئی جس پر اسکی محنت جی جان سے بول رہی تھی۔۔

کیسی ایمر جینسی۔۔۔ اس نے سوال کیا۔۔

ہائیوے روڈ پر آج ایک بس الٹ گئی ہے کافی لوگوں کو چوٹ لگی ہے۔۔۔ اس نے فون پر ہاتھ چلاتے کوئی ویڈیو اوپن کی اور اسے کرن کے سامنے کیا کرن نے پاس آکر وہ فون اسکے ہاتھ سے لیا اور اس میں چلتی ویڈیو کو دیکھنے لگی جہاں بس کا نہایت ہی بری طرح ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔

اوہ مائی گود کتنا برا ہوا ہے ان لوگوں کے ساتھ۔۔۔ اس نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔۔

لیکن ایسے کیسے ہو گیا یہ۔۔۔۔

ہوا نہیں ہے کیا گیا ہے کچھ بانک رانڈرز کی وجہ سے ہوا ہے یہ رات کے وقت یہ بس سبھی پیسنجرس کو اپنی منزل پر پہنچانے آئی تھی تبھی کچھ رانڈرز نے اس بس کا پیچھا کیا تنگ کرتے کرتے یہ بس اپنا سیلینس کھو گئی اور پھر یہ سب ہو گیا۔۔ اس نے رات میں دیکھی ہوئی نیوز اسے بتلائی جسے سن کر ان کبھی افسوس کرتی تو کبھی رانڈرز پر دل ہی دل میں غصہ کرتی۔۔

یہ بانک والے بھی نا انصافی ت۔۔۔ اسکی بولتی بند ہوئی جب اسکی نظر مہناز پر پڑا جو اسکی بات سنتے اسے گھورنے لگی تھی۔۔

اء میں تمہاری بات تھوڑی نا کر رہی ہوں تم تو بہت اچھی ڈرائیو کرتی ہو ایک دم بیسٹ۔۔ وہ اسکے گھورنے پر ہچکچائی مہناز نے سرنفی میں ہلاتے واپس اپنے کام پر دھیان دیا۔۔

کام پر لگ جا کر ندر نہ نا تیری شامت آتی ہے آج کبھی ایسا نا ہو ہا سپٹل میں تیرا بھی بیڈ تیار ہو۔۔۔ منہ ہی منہ بڑبڑاتے وہ اپنے کام میں لگ گئی مگر اسکی آواز مہناز کے کانوں سے بچنا پائی۔ ایک طرف مہناز اپنی جی جان سے ڈمی

پر لگی ڈریس کو مزین کر رہی تھی وہی کرن اپنی ڈمی پر دوسری ڈریس تیار کر رہی تھی۔۔ دونوں ہی اس میں کھوسی گئی۔۔

مزید چار گھنٹے لگا کر اور انکی کڑی محنت کے بعد آخر کار انکے تمام ڈریس تیار ہوئے ایک آخری نظر دوڑاتے دونوں کاؤچ پر بیٹھی۔۔

ہیلو۔۔۔۔ کرن نے فون اٹھاتے کہا۔۔

اوکے میں آتی ہوں۔۔۔۔ مقابل کے کہنے پر سر اثبات میں ہلاتے اس نے فون رکھا اور مہناز سے الوداع کہتی باہر نکل گئی۔۔

پیچھے مہناز اپنی محنت کو دیکھ مسکرائی، اس نے فون نکالا اور ڈائل لسٹ میں جا کر عالیہ افینڈی کو کال کی کال ریسونا ہونے پر اس نے میج کیا۔ اور فون رکھتے سر کی پشت کاؤچ سے لگاتے آنکھیں بند کی ہمیشہ کی طرح قسمت کو اسکا سکون برداشت ناہوا اس نے آنکھیں بند کی تھی کہ وہ باتیں پھر اسکے ذہن میں گردش کرنے لگی سر جھٹکتے وہ کھڑی ہوئی اور گہرا ڈگ بھرتے باہر نکل آئی۔ اسٹوڈیو سے نکلتے اس نے اپنے گھر کا رخ کیا اس کے گھر اور اسٹوڈیو کے درمیان بس چند

قدم کا فاصلہ تھا وہ پورچ کی جانب آئی جہاں ایک چھوٹا مگر کانچ کی دیواروں والا گیرج بنا ہوا تھا وہ باہر سے اس خوبصورت کو دیکھ مسکرانے لگی اندر آتے اس نے اسپر لگی لال چادر ہٹائی اور اس پر اپنا لمس چھوڑتے ارد گرد چکر لگانے لگی ایک پیار بھری نظر ڈالے وہ گھر میں داخل ہوتے اپنی کمرے میں گئی پندرہ منٹ بعد بلیک ٹی شرٹ پر بلیک لیڈر جیکٹ اور فنڈ جینز کے ساتھ ہاتھ میں ہیلمٹ تھا مے بلیک فرائی بوٹ میں اپنی دودھیا پیر چھپائے ایک ادا سے چلتی ہوئی گیرج کی جانب آئی اسکے بال جو پہلے پیچھے کی طرف پن اپ تھے اب ہوا میں لہر رہے تھے میک اپ کے نام پر بس کا جل اور گلوں کی تھیبانک کے قریب آتے اس پر ایک شان سے بیٹھتے اسنے چابی گھمائی ریس دیتے اس نے بانک

BEING THE STRING OF YOUR KITE

آڑیو سیریس آج ہی ایک بڑا حادثہ ہوا ہے تم رائڈرز کی وجہ سے اور ابھی بھی چین نہیں ہے تمہیں۔۔۔ اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا جس پر وہ بس چہرہ پھیر گئی۔۔

میں تم سے بات کر رہا ہوں مسٹر تم جیسے لوگو کی وجہ سے آج معصوم لوگ زندگی اور موت کی بیچ میں ہے۔۔۔ وہ اسے سنانے لگا۔۔

ایکس کیوز می سنائے نہیں دے رہا تمہیں۔۔۔۔ اسکی بس ہوئی تھی۔۔

ہیلو مسٹر۔۔۔

مسٹر نہیں مس۔۔۔۔ اس نے ہیلوٹ ہٹاتے ہوئے کہا جہاں وہ تیلی آواز سن ٹھٹھکا تھا وہی دوسری جانب سر سے پیر تک سیاہ رنگ میں چھپی اس گوری رنگت والی غرور کے پیکر کو دیکھ آنکھیں پھٹی وہ سر سے پاؤں تک اسے گھورنے لگا جس پر اسکی سنجیدگی اور غصے کا رتی بھر بھی فرق نا پڑا۔ ایک اتراقی نظروں سے اسکی جانب دیکھ وہ اپنے بالوں کو سہلانے لگی جو ہیلوٹ میں بند تھے اب ہو اسے آبشار کی طرح اڑ رہے تھے۔۔

لڑکی ہو کر یہ سب حرکتیں کرتی ہو شرم نہیں ات۔۔۔۔ وہ اسکی غرور بھری ادا پر نظریں ٹکائے کھڑا تھا کہ اچانک ہوش میں آتے پھر اسے سنانے لگا لیکن اسکی بات ادھوری ہی رہ گئی جب مہنا ز نے اپنا تلخ جملہ اسکی جانب کیا۔۔

شرم کا مجھ سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہے اور لڑکی ہوں تو پنجرے میں بند ہو جاؤں لڑکی ہوں باہر گھموں پھروں ناہم۔۔۔

کسی نے منع نہیں کیا تمہیں گھومنے پھرنے سے بٹ لڑکیوں والے کام کرو یہ۔۔۔۔

لسن ڈو مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے یہ تم مجھے مت سکھاؤ میں جو ہوں بیسٹ ہوں اینڈ رہی لڑکیوں والے کام کی تو مجھے بور ہونا بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔ اسکی جانب بغیر دیکھے وہ اپنی ہر بات اترا تے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ اسکی بات پر مقابل کی بولتی کچھ دیر کے لیے بند ہوئی تھی۔۔

بیکار ہے تم جیسے لوگو سے بحث کرنا۔۔۔ وہ کہتے ہی مڑ گیا۔۔

ایکس کیوزمی۔۔۔ اسکے اس جملے پر آگ بگولا ہوتے وہ بانک سے اتری ایک ادا سے اتری اور دو چار قدم دور چل کر اس نوجوان کا رخ اپنی طرف کیا جو اپنی بات کہتے جانے لگا تھا مگر اسکی آواز پر قدم روکے کھڑا ہو گیا۔۔

براؤن آنکھیں جس میں غصہ نمایاں ہوتا دکھائی دے رہا تھا گرے آنکھوں سے ٹکرائی جو روشنی میں مزید چمک رہی تھی، اسکی آنکھوں میں جھانکتے اسکا دل دھڑکا تھا اپنے اوپر مقابل کی نظروں کا لمس محسوس کرتے وہ ہچکچائی۔۔

کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ ہوش میں آتے اس نے کہا۔۔

ک۔۔۔ کچھ نہیں تم یہ بتاؤ یہ بار بار تم جیسے تم جیسے کیا لگا رکھا۔۔۔ ہاتھوں کو جیب میں ڈالتے ہوئے بولی۔۔

جب تمہارا یہ حال ہے تو لڑکوں کا کیا ہو گارات کے حادثے کے بعد بھی چین نہیں آیا۔۔۔

میں نے وہ ایکسیڈنٹ نہیں کیا ہے جو تم مجھے سنارہے ہو جنہوں نے کیا ہے انہیں کہو۔۔۔

ہاں تو کہہ تو رہا ہوں تم بانک رائڈر نہیں ہو کیا۔۔۔ اس نے ابرو اچکائی سوال کیا۔۔

ہوں لیکن میں نے ایکسیڈنٹ نہیں کیا ہے اس لئے تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ تم مجھے باتیں سناؤ گیٹ اٹ۔۔۔ اس نے انگلی دکھاتے ہوئے کہا۔۔

کیوں تم کوئی توپ ہو یا کسی توپ کی بیٹی ہو جو تمہیں کوئی کچھ ناکہے۔۔۔ وہ گردن اچکاتے ہوئے بولا۔۔

انہ۔۔۔ میرے خیال میں تمہیں واقع نہیں پتا کہ میں کون ہوں۔۔۔ ہنکار بھرتے وہ اسکے سائڈ سے نکلتی اسکی ہی گاڑی پر بیٹھتے ہوئے بولی اسکی بات سن آہل نظریں گھمانے لگا۔۔

یہ لڑکی میرا ٹائم ویسٹ کر رہی ہے۔۔۔۔۔ من ہی من میں بڑبڑانے لگا۔۔

اوہ ہیلو یہاں دیکھو مجھ سے بات کرو۔۔۔۔۔ اسکے کہنے پر آہل نے ایک نظر اس پر ڈالی اور واپس دوسری جانب دیکھنے لگا۔۔

کیا ہوا نظریں نہیں ملا پار ہے مجھ سے اوہ کہیں تمہارا وہ سین تو نہیں کہ کسی لڑکی کی آنکھوں میں دیکھا نہیں جاتا ہاں۔۔۔۔۔ کار پر بڑی شان سے بیٹھی وہ اپنی باتوں سے اسے جلا رہی تھی۔۔

پیار کا خوف۔۔۔۔۔ قاتلانہ مسکراہٹ ظاہر کرتے اس نے یہ جملہ ادا کیا تھا اسکی بات پر وہ دلکش چال چلتے اسکے قریب ہوا۔۔

پہلی بات تم جو بھی ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا دوسری مجھے تمہاری آنکھوں میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔۔۔۔ ذرا جھک کر اسکی آنکھوں میں اپنی نظریں گاڑے اس نے کہا۔۔

اور تیسری بات یہ تمہارے باپ کی گاڑی نہیں ہے جو تم اس پر فخر سے برائے جمان ہوئی ہو۔۔۔۔۔ پہلے الفاظ کے ساتھ اسنے نرمی اسکا ہاتھ پکڑا اور پوری بات کہتے جھٹکے سے اسے نیچے اتارا۔۔

یو۔۔۔۔۔ وہ کچھ کہنے لگی تھی کہ فون کی بیل پر رکی اپنی جیب سے فون نکالتے اسنے کان سے لگایا۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔

ڈاکٹر پلینز جلدی آئیے یہاں بہت گہما گہمی ہو چکی ہے پیشنٹس کی تعداد پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے ڈاکٹر ایان بھی آچکے ہیں پلینز جلدی آئیے۔۔۔۔۔

او کے اوکے میں آتا ہوں۔۔۔۔۔ مقابل کا جواب دیتے اسنے کال کاٹی اور مقابل کو دیکھا جو پہلے ہی خون خوار نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا کھاؤ گی اب۔۔۔۔۔

میں چکنائی والی چیزیں نہیں کھاتی۔۔۔۔۔ ہلکی مسکراہٹ چھوڑتے وہ سائنڈ سے چلتے واپس اپنی بانک پر بیٹھی ریس دیتے بانک کو آہل کے قریب لائی۔۔۔

ایکس کیوزمی ایک پانی کی بوٹل دینا۔۔۔۔۔ دائیں جانب سے جاتے ایک آدمی کو روک اس نے پانی مانگا اسے پیسے دے کر اس نے اپنا رخ آہل کی جانب کیا جو اپنی کار کے ساتھ چپکا کھڑا تھا۔۔۔

پہلی بات میرا نام مہناز ہے میں وجدان علی شاہ کی بیٹی ہوں۔۔۔۔۔ پانی کا پہلا گھونٹ حلق میں اتارتے ہوئے بولی۔۔۔
دوسری بات میں نے تمہیں کہا بھی نہیں تھا کہ میری آنکھوں میں جھانکوں۔۔۔۔۔ ہیلیمٹ کو سر سے ٹکاتے اس نے دوسرا گھونٹ لیا۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اور تیسری بات یہ گاڑی میرے باپ کی نہیں ہے ورنہ یہ کبھی نہیں کرتی۔۔۔۔۔ تیسرا گھونٹ لیکر اس نے منہ کا سارا پانی اسکی گاڑی پر پھینکا اسکی حرکت پر ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا آہل مٹھیاں بھینچ گیا اسکے غصے کو نوٹ کرتے شاطر مسکراہٹ کے ساتھ اس نے بانک کو ریس دی اور لمحے کی دیری کئے بغیر وہاں سے نکل گئی پیچھے اپنے غصے پر ضبط پاتا آہل نے اسکی پشت کو گھورتے کار میں بیٹھا اور ہاسپٹل کا رخ کیا۔۔۔

سارا سامان رکھ دیا نا۔۔۔۔۔ ارتج نے پورج میں آکر گارڈ سے سوال کیا۔۔۔

جی میم۔۔۔ اس نے گاڑی کی ڈگی بند کرتے کہا۔۔

اچھا آئی ہم نکلتے ہیں۔۔۔ لاؤنج سے آتی ملیجہ انسہ بیگم کے بغل گیر ہوتے ہوئے بولی۔۔

اللہ حافظ دونوں خیال رکھنا اپنا۔۔۔ انہیں الوداع کرتے وہ اندر کی جانب بڑھی وہی ملیجہ اور ارتج گاڑی میں بیٹھے روانہ ہوئی۔۔ تقریباً ایک دو گھنٹے کے سفر کے بعد دونوں اپنی منزل پر پہنچی صبح کے دس بجے کا وقت تھا وہ دونوں گیٹ پر کھڑی چوکیدار سے اندر جانے کی اجازت مانگ رہی تھی۔۔

سر پلیز سر ہمیں اندر جانے دیں ہمارا اندر جانا ضروری ہے کسی کو مدد کی ضرورت ہے۔۔۔ ارتج نے ذرا نرم انداز میں کہا۔۔

میڈم میں آپ کو اندر نہیں جانے دے سکتا مجھے اوپر سے منع کیا ہے کسی بھی انجان کو اس سوسائٹی میں آنے کی اجازت نہیں سوائے اندر رہنے والے لوگوں کے۔۔۔ اس چوکیدار نے کہتے ہی دروازہ بند کرنا چاہا جسے ارتج مضبوطی سے تھاما تھا۔۔

پلیز سر ہماری بات سمجھے ہم ایک سوشل ورکر ہے لوگوں کی مدد کرتے ہیں اگر آپ کو ہم پر شک ہے تو آپ ہماری ہیڈ سے بات کر لیں۔۔۔ ساتھ کھڑی ملیجہ آگے بڑھی اور فون اس چوکیدار کے آگے کیا۔۔

نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے میں پھر بھی آپ کو اندر آنے نہیں دے سکتا۔۔۔

لیکن کیوں؟۔۔۔ ارتج سخت سے لہجے میں بولی۔۔

ارے یہ سوسائٹی پچھلے ہی ہفتے ایک بڑے بزنس مین نے خرید لی ہے انہی کے آرڈرز ہے اگر انکو پتا چلا کہ میں نے آپ کو اندر آنے دیا ہے تو وہ مجھے فائر کر دیں گے۔۔۔ کسی قیمت نامانے پر اس نے آخر وجہ بتائی۔۔

پر ہماری بات بھی سمجھے آپ۔۔۔۔

میڈم آپ سمجھے نامیری نوکری چلی جائے گی میں کیا کرونگا پلینز آپ دونوں یہاں سے جائے ورنہ میں کوئی سخت قدم اٹھالو نگا جو آپکو اچھا نہیں لگے گا۔۔۔۔ اسنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا اور آخر میں سختی سے وارن کرتے دروازہ بند کیا پیچھے کھڑی ارتج جس نے اسکے انداز پر گھورتے دروازہ پر زور سے لات ماری وہی ملیحہ نے بھی معصوم سامنے بناتے قدم آگے بڑھائے۔۔

اب دونوں افسوس کرتی کار میں سوار تھی جہاں ارتج کا غصے کی بدولت چہرہ پھلا ہوا تھا وہی ملیحہ بھی سر پر ہاتھ رکھے سفر کاٹ رہی تھی۔۔

من تو کر رہا ہے اسے دو تین چپیر لگاؤں۔۔۔۔ سفر میں خاموشی چھائی تھی جسے بالآخر ملیحہ نے توڑی۔۔

دو تین بم سے اڑانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔۔ اس نے پتے ہوتے ہوئے کہا۔۔

اب کیا کریں ہم کوئی راستہ تو نکالنا پڑے گا نا۔۔۔۔ ملیحہ پریشانی ظاہر کرتی ہوئی بولی۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ایک کام کرتے ہیں پھر سے چلتے ہیں تھوڑا اور مناتے ہیں۔۔۔۔

اور تمہیں لگتا ہے کہ وہ مانے گا۔۔۔۔

پتا نہیں ٹرائی کرتے ہیں۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔ اس کے کہتے ہی ارتج نے یوٹرن لیا اور واپس اسی جگہ کا رخ کیا۔۔

سوسائٹی کے گیٹ کے باہر کھڑے رہتے وہ دونوں کبھی اپنے آپ کو تو کبھی گیٹ کو دیکھتی منہ بسور رہی تھی۔۔۔

چلیں۔۔۔ سانس کو منہ سے باہر نکالتے ملیجہ بولی جس پر ہم کاجواب دیتی ارتج آگے بڑھی ایک بار پھر اسنے زور سے دروازہ کھٹ کھٹایا چوکیدار جو دوسری جانب کھڑا تھا گیٹ پر آکر دروازہ کھولا اور پھر سے دونوں کو دیکھ چوکا۔۔

آپ لوگ پھر آگئی آپکوس۔۔۔

سر پہلے آپ ہماری ٹھیک سے بات سنئے سراس سوسائٹی میں ایک لیڈی رہتی ہے وہ اکیلی ہے انکا کوئی نہیں ہم اوپر کے آرڈر سے انکی مدد کرنے آئے ہے 13 مارچ کو انکی کال آئی تھی ہمارے آفس میں ہم انکی مالی مدد کرنے آئے ہیں پلیز اب تو ہمیں اندر جانے دیں۔۔۔ ملیجہ نے اسکی بات کاٹتے اپنی بات تحمل سے سمجھائی ایک لمحے کو وہ چوکیدار بھی سوچنے لگا مگر اگلے ہی لمحے سر جھٹکتے انہیں سختی وارن کرتے منع کر گیا۔۔

جب آپ اوپر کے آرڈرز فولو کر رہی ہے تو میں ناکروں، 13 مارچ کو کال آئی تھی تو آپ کو تب آنا تھا آج 3 اپریل ہے اور جیسا میں نے پہلی بھی بتایا تھا کی یہ سوسائٹی اب کسی اور کی جاگیر ہے جو آرڈر وہ دینگے وہی ہمیں فولو کرنے ہے اور میں نہیں جانے دے سکتا اندر اب آپ جا سکتی ہیں۔۔

کس نے خریدی ہے یہ سوسائٹی؟۔۔۔ اسکی بات پر تپ کر ارتج نے سوال کیا۔۔

ایک منٹ۔۔۔ ملیجہ کے فون بیل بجی جو اسکی آنٹی سعدہ بیگم کی تھی جسے اٹینڈ کرنے وہ ڈراسا نڈھوئی تبھی چوکیدار نے اس سوسائٹی کے نئے مالک نام لیا جو اسکے کانوں سے دور رہا۔۔

اصغر فاروقی۔۔۔ اس نے نام بتاتے پھر زور سے دروازہ بند کیا وہی ملیجہ کارخ انکی جانب ہوا اس نے ارتج کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جو نفی میں سر ہلاتے اسے یہ بتا رہی تھی کہ وہ چوکیدار نہیں مان رہا۔۔

دونوں افسوس کرتی گاڑی کی طرف آئی اس بار ملیجہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی وجہ یہ تھی کہ ارتج کا موڈ اس چوکیدار نے کافی حد تک خراب کر دیا تھا جو اسکے چہرے پر صاف واضح ہو رہا تھا۔

گاڑی اسٹارٹ کرتے ان دونوں نے گھر کی راہ لی انکا یہ پورا سفر افسوس کرتے کرتے خاموشی میں کٹنا تھا کیوں کہ جہاں ملیجہ ڈرائیو کرتے بات نہیں کرتی تھی وہی ارتج موڈ خراب ہونے کی وجہ سے ونڈو سے باہر جھانکنے میں مصروف تھی۔۔

جاری ہے۔۔۔



سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب